ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ :24جولائی2000

مسسرز پاتھیجابرادران فورجنگ اور اسٹیمپنگ و دیگر

بنام

آئی سی آئی سی آئی لمیٹڈ اور دیگراں

[ایس پی بھروچا، ایم بی شاہ اور روما پال، جسٹسز]

بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی شرائط) ایکٹ، 1985:

دفعہ 22- صنعتی کمپنی- قانونی کارروائی کی معطلی- دفعہ 15 کے حوالہ کے تحت رجسٹرڈ- کمپنی اور ضامنوں کے خلاف زیر التواء قرضوں کی وصولی کے لیے مقدمہ-ضامنوں سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کے سلسلے میں عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد کی گئی کارروائی پر روک- حکم ہوا کہ، ضمانتوں کے نفاذ کے لیے مقدمہ اس وقت تک آگے نہیں بڑھایا جاسکتا جب تک کہ دفعہ 22 کے تحت ضرورت کے مطابق رضامندی حاصل نہ ہو۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کی جانب سے اپیل کنندہ کمپنی اور اس کے ضامنوں بشمول اپیل کنندہ نمبر 2 کے خلاف ہائی کورٹ میں دائر رقم کی وصولی کے مقدمے میں سنگل جج نے عبوری حکم جاری کیا۔۔ دریں اثنا اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی شرائط) ایکٹ، 1985 کے تحت ایک بیمار انڈرٹیکنگ قرار دینے کا حوالہ درج کیا گیا تھا۔ نتیجتاً، سنگل جج نے عدالت ریسیور کو عبوری حکم کے مطابق قبضہ نہ کرنے کی ہدایت کی۔ لیکن،

جہاں تک ضامنوں کی جائیدادوں کا تعلق ہے، سنگل جج نے عبوری حکم کو خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈویژن بنچ کے سامنے دائر اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ پریشان ہو کر کمپنی اور اس کے ایک ضامن نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 22 کے پیش نظر، صنعتی کمپنی کو دیے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی رقم کے سلسلے میں کسی بھی ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ، سوائے بورڈ فار انڈسٹریل اینڈ فنانشل ری کنسٹرکشن یا ایکٹ کے تحت اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔ جواب دہندگان کے لیے، یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 22 کے ذریعے زیر غور مقدمہ صرف صنعتی کمپنی کے خلاف مقدمہ ہے اور یہ صرف اس صورت میں ہے جب صنعتی کمپنی خود ضامن ہو یا متبادل ضامن کے ذریعے مقدمہ کیا گیا ہو کہ دفعہ 22 کی شرائط لاگو ہوں گی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے حکم دیا

حکم ہوا کہ: 1.1. بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی شرائط) ایکٹ، 1985 کی دفعہ 22 واضح طور پر فراہم کرتی ہے کہ متعلقہ صنعتی کمپنی کو دیئے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی کے سلسلے میں ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ نہیں ہوگا یا اس ایکٹ کے تحت بورڈ برائے صنعتی اور مالیاتی تعمیر نو یا اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے بغیر آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ دفعہ 22 کے متعلقہ الفاظ کو اس معنی کے طور پر پڑھنا ممکن نہیں ہے کہ اس طرح کی رضامندی کے بغیر صرف صنعتی کمپنی کے خلاف مقدمہ نہیں ہوگا۔ دفعہ 22 میں اس بات کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لیے صنعتی کمپنی کو قرض یا پیشگی رقم کے حوالے سے ضمانت کے نفاذ کا مقدمہ صنعتی کمپنی کے خلاف ہونا چاہیے۔

[664 B-C; 665 B-C]

مدلسا انٹر نیشنل لمیٹڈ و دیگراں بنام سنٹرل بینک آف انڈیا، اے آئی آر (1998) بمبئی 247 نے مسترد کر دیا۔

1.2. دفعہ 22 میں متعلقہ الفاظ واضح ہیں۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ جب کسی قانون سازیہ کے الفاظ واضح ہوتے ہیں، تو عدالت کو ان پر اثر ڈالنا چاہیے جیسا کہ وہ کھڑے ہیں اور اس بنیاد پر انکار نہیں کر سکتے کہ مقننہ نے دوسری صورت میں ارادہ کیا ہو گا۔

[666 B-C]

1.3. اس حقیقت کے علاوہ کہ دفعہ 22 کی زبان واضح ہے، اسکیم قرض یا پیشگی ادائیگی کے لیے فراہم کرے گی اور اس لیے ضمانت پر دعوے کو اپنے دائرے میں لے گی؛ ضامن کے خلاف مقدمے کے ساتھ آگے بڑھنے کا سوال پیدا نہیں ہو گا۔ دوسری طرف، اگر صنعتی کمپنی کو کسی اسکیم کے ذریعے بحال نہیں کیا جا سکتا تو دفعہ 22 کے تحت پابندی ختم ہو جائے گی۔[666 G]

1.4. یہ سچ ہے کہ ایکٹ میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جو بورڈ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ضامن کو اپنے اثاثوں کو ٹھکانے نہ لگانے کا حکم دے، لیکن دفعہ 22 میں کہا گیا ہے کہ مقدمہ دائر ہو گا یا بورڈ کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اس پر کارروائی کی جائے گی۔ اس لیے یہ دعویدار کے لیے بورڈ سے اس طرح کی رضامندی حاصل کرنے کی ضمانت پر کھلا ہو گا۔[667 A-B]

1.5. چونکہ اپیل کنندہ کمپنی کے سلسلے میں اپیل ایکٹ کے تحت اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے زیر التوا ہے، اس لیے مدعا علیہ نمبر کا مقدمہ۔ 1 اپیل کنندہ کو دیئے گئے قرضوں کے سلسلے میں ضمانتوں کے نفاذ کے لیے اس وقت تک کارروائی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ دفعہ 22 کے مطابق رضامندی حاصل نہ ہو۔[667 G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4111 سال 2000۔ اے ایل نمبر 627، سال 1999 اور ایس نمبر 2784، سال 1999 میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

ایچ این سالوی، سالیسیٹر جنرل، ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، انپ سچتے، انوپم لال داس، محترمہ سندھیا راجپال، ارجیت پرساد، وکرم آر تریویدی، بھارت سنگال، محترمہ آشا پاٹھک، آنند پانڈے، راجیو کے گرگ، اٹل شرما، محترمہ منیشا، این ڈی گرگ، محترمہ سیما سپرا، محترمہ بینا گپتا، محترمہ ونیتا بھار گوا، کے کے شرما اور اے وی رنگم موجود فریقوں کی طرف سے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

اس اپیل میں سوال یہ ہے کہ کیا بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی شرائط) ایکٹ، 1985 ('مذکورہ ایکٹ') کی دفعہ 22 میں متعلقہ صنعتی کمپنی کو دیے گئے قرض یا ایڈوانس کے ضامن کے خلاف مقدمے کا احاطہ کیا گیا ہے۔

31 مارچ 1999 کو پہلے مدعا علیہ نے دوسرے معاملات کے ساتھ ساتھ پہلے اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تاکہ مؤخر الذکر کو دیے گئے قرضوں کی رقم وصول کی جا سکے۔ مذکورہ مقدمے میں ضامنوں (بشمول دوسرے اپیل کنندہ) کو شامل کیا گیا اور ضمانتوں کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اشتہار کے عبوری ریلیف کے لیے مقدمے میں نوٹس آف موشن نکالا گیا جو یکم اپریل 1999 کو دیا گیا تھا۔

8 اپریل 1999 کو پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے مذکورہ ایکٹ کے معنی میں ایک بیمار انڈر ٹیکنگ قرار دیا گیا حوالہ درج کیا گیا۔

9 اپریل 1999 کو نوٹس آف موشن کی سماعت کرنے والے قابل سنگل جج کے نوٹس میں لایا گیا کہ حوالہ درج کیا گیا ہے؛ اس کے پیش نظر، انہوں نے عدالت وصول کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ اشتہار کے عبوری حکم کے مطابق قبضہ نہ کرے، اگر پہلے ہی نہیں لیا گیا ہے۔ 3 مئی 1999 کو واحد جج کو یہ قابل گیا کہ شکایت کی نمائش میں مذکور کچھ جائیدادیں پہلے مدعا علیہ کی جائیدادیں نہیں تھیں اور اس کے نتیجے میں ان پر عبوری راحت کا حکم لاگو نہیں ہو گا۔ یہ دلیل دی گئی کہ یہ جائیدادیں ضامنوں کی ہیں اور اس لیے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 22 کی زبان پر غور کرتے ہوئے ان جائیدادوں کے حوالے سے مقدمہ آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔ دوسری طرف واحد جج کی توجہ مدلسہ انٹرنیشنل لمیٹڈ و دیگر اں بنام سنٹرل بینک آف انڈیا، اے آئی آر (1998) بمبئی 247 کے معاملے میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی قابل۔ اگر یہ فیصلہ کیا گیا ہو تا کہ جہاں تک ضامنوں کا تعلق ہے، دفعہ 22 کی شق کا اطلاق نہیں ہو گا۔ اس فیصلے کے پیش نظر، قابل واحد جج نے جہاں تک ضامنوں کی جائیدادوں کا تعلق ہے، اشتہار کے عبوری حکم کو خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ واحد جج کا حکم اپیل میں لیا گیا، اور ایک ڈویژن بنچ نے، مدلسہ انٹرنیشنل لمیٹڈ کے فیصلے پر بھروسہ کرتے قابل، اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ یہ وہ حکم ہے جو ہمارے سامنے چیلنج کے تحت ہے۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے دعوی کیا کہ دفعہ 22 کی شرائط واضح ہیں اور اس کے تحت متعلقہ صنعتی کمپنی کو دیئے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی کے سلسلے میں کسی ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ نہیں ہو گا یا اس کے ساتھ کارروائی کی جاسکتی ہے سوائے بورڈ یا اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے مذکورہ ایکٹ کے تحت۔ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے قابل سالیسیٹر جنرل نے پیش کیا کہ دفعہ 22 کے ذریعے زیر غور مقدمہ صرف صنعتی کمپنی کے خلاف مقدمہ تھا اور یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب صنعتی کمپنی خود ضامن ہوتی ہے یا اسے ذیلی استفسار پر ضامن کے ذریعے مقدمہ کیا جاتا ہے کہ دفعہ 22

کی شرائط لاگو ہوں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دفعہ 22 کی شرائط کو مذکورہ ایکٹ کی دیگر شرائط کے مطابق پڑھنا چاہیے اور وہ خاص طور پر دفعہ 17 (3) پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کی دفعہ 18(2)(e) اور دفعہ 22(A)۔

دفعہ 22، جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح پڑھتی ہے:

"22 قانونی کارروائیوں، معاہدوں وغیرہ کی معطلی۔(1) جہاں کسی صنعتی کمپنی کے سلسلے میں، دفعہ 16 کے تحت تحقیقات زیر التواء ہے یا دفعہ 17 کے تحت کوئی اسکیم زیر غور ہے یا کوئی منظور شدہ اسکیم زیر عمل ہے یا جہاں کسی صنعتی کمپنی سے متعلق دفعہ 25 کے تحت اپیل زیر التوا ہے، تب، کمپنیز ایکٹ 1956 (1، سال 1956)، یا کسی دوسرے قانون یا میمورنڈم اور صنعتی کمپنی کی ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز یا مذکورہ ایکٹ یا دوسرے قانون کے تحت اثر انداز ہونے والے کسی دوسرے آلے میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، صنعتی کمپنی کو ختم کرنے یا صنعتی کمپنی کی کسی بھی جائیداد کے خلاف عمل درآمد، پریشانی یا اس طرح کی کارروائی کے لیے یا اس کے سلسلے میں وصول کنندہ کی تقرری کے لیے کوئی مقدمہ نہیں۔

مندرجہ بالا مربع بریکٹ میں الفاظ ایکٹ 12، سال 1994 کے ذریعے دفعہ 22 میں داخل کیے گئے تھے اور یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہیں۔ جب ہم انہیں پڑھتے ہیں تو وہ پیش کرتے ہیں کہ کوئی سوٹ نہیں۔

((a) رقم کی وصولی کے لیے

یا(b) نفاذ کے لیے

((i) صنعتی کمپنی کے خلاف کسی ضمانت کا۔

یا(ii) صنعتی کمپنی کو دیئے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی کے سلسلے میں کسی ضمانت کی۔

مذکورہ ایکٹ کے تحت بورڈ یا اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے علاوہ جھوٹ بولنا یا اس پر کارروائی کی جائے گی۔ اس لیے ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ الفاظ یہ ہیں: صنعتی کمپنی کو دیئے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی رقم کے سلسلے میں کسی ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ بورڈ یا اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو گا۔ الفاظ واضح ہیں۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ متعلقہ صنعتی کمپنی کو دیے گئے قرض یا پیشگی رقم کے سلسلے میں ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا یا مذکورہ ایکٹ کے تحت بورڈ یا اپیلٹ اتھارٹی کی منظوری کے بغیر اس پر کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

دفعہ 22 کے متعلقہ الفاظ کو اس معنی کے طور پر پڑھنا ممکن نہیں ہے کہ اس طرح کی رضامندی کے بغیر صرف صنعتی کمپنی کے خلاف مقدمہ نہیں ہو گا۔ جیسا کہ اوپر تجزیہ کیا گیا ہے، دفعہ 22 میں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لیے، صنعتی کمپنی کو قرض یا پیشگی رقم کے حوالے سے ضمانت کے نفاذ کا مقدمہ صنعتی کمپنی کے خلاف ہونا چاہیے۔

دفعہ 17 (3) بورڈ کو دفعہ 18 میں بیان کردہ تمام یا کسی بھی اقدام کو اپناتے ہوئے اسکیم کی تیاری کی ہدایت کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ دفعہ 18 (2) میں کہا گیا ہے کہ اسکیم دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، "بیمار صنعتی کمپنی کے ذریعے یا اس کے خلاف، یا جیسا بھی معاملہ ہو، منتقلی کمپنی کے ذریعے یا اس کے خلاف جاری رکھنے کے لیے یا دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت دیے گئے حکم کی تاریخ سے فوراً پہلے بیمار صنعتی کمپنی کے خلاف زیر التوا

کوئی کارروائی یا کوئی دوسری قانونی کارروائی" فراہم کر سکتی ہے۔ پہلے مدعاعلیہ کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شق صنعتی کمپنی کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کا التزام کرتی ہے، لیکن مذکورہ ایکٹ میں ایسا کوئی التزام نہیں ہے جو ایسی کمپنی کو قرض یا پیشگی رقم کے ضامن کے خلاف کسی بھی روکی ہوئی کارروائی کو جاری رکھنے کا التزام کرتا ہو اور اس لیے دفعہ 22 کو صرف صنعتی کمپنی کے خلاف مقدمے پر لاگو ہونے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے نہ کہ ضامن کے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ، جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، دفعہ 22 کی زبان واضح ہے، اسکیم قرض یا پیشگی کی ادائیگی کے لیے فراہم کرے گی اور اس لیے ضمانت پر دعوے کو اپنے دائرے میں لے لے گی، ضامن کے خلاف مقدمے کے ساتھ آگے بڑھنے کا سوال پیدا نہیں ہو گا۔ دوسری طرف، اگر صنعتی کمپنی کو کسی اسکیم کے ذریعے بحال نہیں کیا جاسکتا تو دفعہ 22 کے تحت پابندی ختم ہو جائے گی۔

دفعہ 22 اے بورڈ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ صنعتی کمپنی کو اس کی رضامندی کے علاوہ اس کے کسی بھی اثاثے کو ٹھکانے نہ لگانے کی ہدایت کرے۔ پہلے مدعاعلیہ کے قابل وکیل نے نشاندہی کی کہ مذکورہ ایکٹ میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جس میں بورڈ کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ ضامن کو کسی صنعتی کمپنی کو قرض یا پیشگی رقم کا حکم دے کہ وہ اپنے اثاثوں کو ٹھکانے نہ لگائے۔ یہ درست ہے، لیکن دفعہ 22 میں کہا گیا ہے کہ مقدمہ دائر ہو گا یا بورڈ کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اس پر کارروائی کی جائے گی۔ اس لیے یہ دعویدار کے لیے بورڈ سے اس طرح کی رضامندی حاصل کرنے کی ضمانت پر کھلا ہو گا۔

اسے مدلسا انٹرنیشنل لمیٹڈ میں بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے نمٹنا باقی ہے۔ ڈویژن بنچ کو دفعہ 22 کو اس طرح پڑھنے کی کوئی بنیاد نہیں ملی کہ ضامن کے خلاف مقدمہ بھی معطل ہے۔ اس میں کہا گیا، "ضامن کسی صنعتی کمپنی کے مطلق تیسرے فریق یا ڈائریکٹر ہو سکتے ہیں۔ تاہم، دونوں صورتوں میں یہ ضامن ہوں گے، چاہے وہ

تیسرے فریق ہوں یا ڈائریکٹر، جو ذاتی طور پر متاثر ہوں گے۔ اور ہمیں اس دفعہ کی تشریح اس انداز میں کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے کہ صنعتی کمپنی کی جائیدادوں کے علاوہ، مقننہ کا ارادہ ضامنوں کے ذاتی مفاد کی حفاظت کرنا ہے کیونکہ ضامن اور ان کی ذاتی جائیداد کے خلاف کارروائی کسی بھی طرح سے صنعتی کمپنی کے احیا کو متاثر نہیں کرے گی۔ ان حالات میں "کسی بھی قرض کے سلسلے میں کسی ضمانت، یا صنعتی کمپنی کو دی گئی پیشگی رقم" کے الفاظ کو سیاق و سباق میں صنعتی کمپنی کی طرف سے دی گئی ضمانت کے طور پر پڑھنا ہوگا اور کوئی اور نہیں۔

ہم نے دفعہ 22 میں متعلقہ الفاظ کا تجزیہ کیا ہے اور پایا ہے کہ وہ واضح اور غیر واضح ہیں اور یہ کہ وہ فراہم کرتے ہیں کہ متعلقہ صنعتی کمپنی کو دیئے گئے کسی بھی قرض یا پیشگی کے سلسلے میں ضمانت کے نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ نہیں ہوگا یا بورڈ یا اپیلٹ اتھارٹی کی رضامندی کے بغیر آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ جب کسی قانون سازیہ کے الفاظ واضح ہوتے ہیں، تو عدالت کو ان پر اثر ڈالنا چاہیے جیسا کہ وہ کھڑے ہیں اور اس بنیاد پر انکار نہیں کر سکتے کہ مقننہ نے دوسری صورت میں ارادہ کیا ہوگا۔

آج تک، مذکورہ ایکٹ کے تحت اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے پہلے اپیل کنندہ کے سلسلے میں اپیل زیر التوا ہے لہذا، پہلے اپیل کنندہ کو دیئے گئے قرضوں کے سلسلے میں ضمانتوں کے نفاذ کے لیے پہلے مدعا علیہ کا مقدمہ اس وقت تک آگے نہیں بڑھایا جا سکتا جب تک کہ دفعہ 22 کے مطابق رضامندی حاصل نہ کی جائے۔

اپیل کی اجازت ہے۔ اپیل کے تحت حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24